Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۷ اخاء ۱۳۵۸ ہش ۔ ۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۲۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں مقیم ہیں اور اہم مہمّاتِ دینیہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور مہمّاتِ دینیہ میں ہر قدم پر حضور کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

جماعتیں وقفِ جدید کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”وقفِ جدید کے کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔ جماعتیں اس کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں۔“

وقفِ جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہونے میں تین ماہ سے بھی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن تاحال منظور شدہ بجٹ کا کثیر حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ حسب استطاعت چندہ دیکر وقفِ جدید کا بجٹ پورا کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

سیکرٹری صاحبان مال براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوادیں اور اسم وار تفاصیل دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

میرے والد محترم شیخ عبدالواحد خان ابن شیخ اکبر علی بٹالوی ایک حادثے میں زخمی ہو کر کافی حد تک تندرست ہونے کے بعد مورخہ ۴ اکتوبر صبح ساڑھے دس بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۴ اکتوبر کو صبح گیارہ بجے مقامی جماعت نے آپ کا جنازہ آپ کی رہائش گاہ ۸۔ ڈیوس روڈ پر پڑھا۔ آپ چونکہ موصی تھے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ارشاد پر مسجد مبارک میں بعد نماز عصر جناب صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں تین بیٹے ایک بیٹی اور بیوہ ہیں۔ ایک بیٹا اور بیٹی اور داماد وفات کی اطلاع ملنے پر یوکے سے جنازہ میں شمولیت کے لئے پہنچ گئے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

شیخ نوید احمد۔ سن رائز پریس
۸۔ ڈیوس روڈ۔ لاہور

بحرِ حکمت کے موتی، جوامعُ الکلم، جواہرُ الکلام،

میری بہشت یہی ہے کہ میں اپنی زندگی میں انسان کو شرک سے پاک دیکھ لوں

مجھ پر تمام زندگی میں اس سے بڑھ کر اور کوئی غم نہیں گزرا کہ کیوں عیسائی انسان کی پرستش کر رہے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ (لقمٰن آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اللہ کا شریک کسی کو مت قرار دے۔ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ (البخاری)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی (بے گناہ) جان کا قتل کرنا، جھوٹی قسم کھانا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”چونکہ میں تثلیث کی خرابیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں اس لئے یہ دردناک نظارہ کہ ایسے لوگ دنیا میں چالیس کروڑ سے بھی کچھ زیادہ پائے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھ رکھا ہے میرے دل پر اس قدر صدمہ پہنچاتا رہا ہے کہ میں گمان نہیں کر سکتا کہ مجھ پر میری تمام زندگی میں اس سے بڑھ کر کوئی غم گزرا ہو۔ بلکہ اگر ہمّ و غم سے مرنا میرے لئے ممکن ہوتا تو یہ غم مجھے ہلاک کر دیتا کہ کیوں یہ لوگ خدائے واحد لاشریک کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان کی پرستش کر رہے ہیں اور کیوں یہ لوگ اس نبی پر ایمان نہیں لاتے جو سچی ہدایت اور راہِ راست لیکر دنیا میں آیا ہے۔ ہر ایک وقت مجھے یہ اندیشہ رہا ہے کہ اس غم کے صدمات سے میں ہلاک نہ ہو جاؤں ...... اور میرا اس درد سے یہ حال ہے کہ اگر دوسرے لوگ بہشت چاہتے ہیں تو میرا بہشت یہی ہے کہ میں اپنی زندگی میں اس شرک سے انسانوں کو رہائی پاتے اور خدا کا جلال ظاہر ہوتے دیکھ لوں۔ اور میری روح ہر وقت دعا کرتی ہے کہ اے خدا! اگر میں تیری طرف سے ہوں اور اگر تیرے فضل کا سایہ میرے ساتھ ہے تو مجھے یہ دن دکھلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے سر سے یہ تہمت اُٹھا دی جائے کہ گویا نعوذ باللہ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ ایک زمانہ گزر گیا کہ میرے پنجوقت کی یہی دعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لاویں اور اس کے رسول کو شناخت کر لیں اور تثلیث کے اعتقاد سے توبہ کریں۔“ (تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۷۱-[illegible])

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی قوتِ مغفرت اور اس کی صفتِ غفوریت اس بات کی ضامن ہے کہ انسان جنت میں چلا جائے اور پھر باہر نہ نکلے

اگر خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو انسان اپنے محدود اعمال کے نتیجہ میں اس کی ابدی جنت کا وارث نہیں بن سکتا

اپنے ربِّ کریم کا دامن مضبوطی سے پکڑو، اس سے وفا کا تعلق پیدا کرو اور اس پر کامل توکّل رکھو

خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ سے بچنے سے متعلق قرآنی تعلیم کی نہایت لطیف اور پُر معارف تشریح

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ ماہ ظہور ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۷ اگست ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- قریشی محمد انور صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے تسمیہ سمیت سورۂ آل عمران کی آیات ۱۳۲ تا ۱۴۰ تلاوت فرمائیں:-

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۚ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ ۪ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۪۟ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ۝ ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی وَّمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اس کے بعد فرمایا:-

آل عمران کی ان آیات کا ترجمہ یہ ہے:-

اور اس آگ سے ڈرو (نارِ جہنم سے) جو منکروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے والی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی قیمت آسمان اور زمین ہیں اور جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے بڑھو۔ وہ متقی جو خوشحالی میں بھی اور تنگ دستی میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔ ہاں ان لوگوں کے لئے جو کسی بڑا کام کرنے کی صورت میں یا اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی صورت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون قصور معاف کر سکتا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوتا ہے اس پر دیدہ دانستہ ضد نہیں کرتے۔ یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی جزا ان کے رب کی طرف سے نازل ہونے والی مغفرت اور ایسے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں بستے چلے جائیں گے اور کام کرنے والوں کا یہ بدلہ کیا ہی اچھا ہے۔ تم سے پہلے کئی دستور العمل گزر چکے ہیں جن کے نتائج دیکھنے ہوں تو زمین میں پھرو اور دیکھو کہ ان قوانین کو جھٹلانے والوں کا کیسا بُرا انجام ہوا۔ ھٰذَا بَیَانٌ یہ قرآن کریم جو ہے یہ ذکر لوگوں کے لئے بہت وضاحت کرنے والا ہے اور متقیوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔

آج ماہِ رمضان کی تیئسویں تاریخ ہے اور اگر ۲۹ کا یہ مہینہ ہوا تو آج کا جمعہ

ماہِ رمضان کا آخری جمعہ

ہے اور اگر تیس روزوں کا یہ مہینہ ہوا تو آئندہ آنے والا جمعہ ماہِ رمضان کا آخری جمعہ ہوگا۔

بعض لوگوں نے ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کے ساتھ بہت سی بدعات کو بھی چمٹا دیا ہے۔ مہدی معہود علیہ السلام کا ایک منصب، آپ

کی ایک ذمہ واری یہ ہے کہ تمام بدعات کو اسلام میں سے مسلمانوں کی زندگی میں سے نکال باہر کریں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت ہے کہ جب مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں بڑی کثرت سے سب خطہ ہائے ارض میں بسنے والے

مسلمانوں کی زندگی میں بدعات

شامل ہو جائیں گی اور مہدی ان بدعات سے اسلام کو پاک کرکے جب اسلام کا خالص اور منور چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرے گا تو دنیا بکے گی کہ اس نے اپنا کوئی نیا دین بنا لیا ہے، یہ وہ اسلام تو نہیں جو ہم سمجھتے ہیں۔ اس کثرت سے غلط باتیں عقائد میں شامل ہو جائیں گی مثلاً مصر میں ایک وقت میں دریائے نیل کی پرستش کی جاتی تھی اسلام سے پہلے اور افریقہ میں جہاں عثمان فودیؒ پیدا ہوئے وہاں مسلمانوں نے اپنے علاقہ کے دریا کی پرستش شروع کر دی اور اس طرح جاہلیت کے زمانہ کی نقل کرکے بدعت میں پھنس گئے۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ سنت اور بدعت میں تفریق کرنے کے لئے۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس لئے کھڑا کیا ہے کہ اسلام میں جو بدعات شامل ہو چکی ہیں میں اسلام سے ان کو نکال کے باہر پھینک دوں۔ ان کی بھی مخالفت ہوئی۔ ہر زمانہ میں جب خدا تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ

اسلام کی خدمت کے لئے

کھڑا ہوتا ہے اس کی مخالفت ہوا کرتی ہے۔ یہی دستور چلا آیا ہے لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ انسان کو سمجھ عطا کرتا اور نور اور ہدایت کی طرف انہیں لے آتا ہے اور خالص اسلام کی جو برکات ہیں ان سے وہ استفادہ کرنے لگتے ہیں۔

ہمارے لئے ہر دن ہی مبارک ہے خدا نے اسے ہماری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ دنیا جہان کی ہر چیز میں نے تمہارے لئے بنائی تو اس میں آسمانوں اور زمین سے تعلق رکھنے والا زمانہ بھی ہے۔ پس زمانہ کا ہر ٹکڑا یعنی ہر دن بھی ہماری خدمت پر لگا ہوا ہے اور اس سے پوری خدمت لینی چاہیئے۔ ہر دن کے لئے خدا تعالیٰ نے ہدایتیں دی ہیں مثلاً یہ ہدایت کہ ایک دن میں پانچ نمازیں باجماعت ادا کرو سوائے معقول عذر کے۔ دوسری ہدایتیں ہیں، لوگوں کے حقوق ادا کرتے ہیں، اخوت کو قائم کرنا ہے، کسی کو بھوکا نہیں رہنے دینا، کسی کی تکلیف کو نظر انداز نہیں کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ہر دن کے ساتھ مستقل ہدایتیں، ہر دن کے ساتھ غیر مستقل عارضی ہدایتیں لگائی گئی ہیں۔ ہر دن جو چڑھا بڑی برکتیں لے کر آیا اسلام پر ہر سورج جو چڑھا وہ برکتیں لے کر نمودار ہوا۔ نحوستیں تو انسان خود سمیٹ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو برکتیں ہی برکتیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسان کو دی تھیں۔ رمضان میں بہت سی عبادتیں اکٹھی کی گئیں۔ اس میں

ایک سے زائد برکتیں

ہیں۔ رمضان کے ساتھ کثرت سے تلاوت قرآن کا تعلق ہے۔ رمضان میں زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے کچھ اور برکتیں شامل ہو گئیں۔ پھر ہر جمعہ جمعہ کی برکتیں لے کے آتا ہے۔ رمضان کا ہر جمعہ رمضان کی برکتیں اور جمعے کی برکتیں ہر دو برکتوں والا جمعہ ہوتا ہے۔ آخری عشرہ میں جب خدا کا بندہ خدا تعالیٰ کے دستِ قدرت کا نشان مانگتا اور لیلۃ القدر کی خواہش رکھتا ہے، اس کے اثرات اپنی زندگی میں دیکھنا چاہتا ہے اس میں بھی برکتیں ہیں۔ لیکن یہ تصوّر تو کسی احمدی کے دماغ میں نہیں۔ (اور اگر کسی نئے آنے والے کے دماغ میں ہو تو وہ نکال دے) کہ کوئی ایسا دن بھی ہے کہ انسان دیدہ و دانستہ جان بوجھ کر سارا سال نمازیں چھوڑے، مالِ حرام کھائے، لوگوں کو دکھ دے، لوٹ مار کرے، حقوق تلف کرے، حقوق غصب کرے، اور اس امید پر کرے کہ آخری جمعہ رمضان کا آئے گا اس دن ہر گناہ کی میں معافی مانگوں گا اور مجھے معافی مل جائے گی۔ جو شخص دیدہ دانستہ اس طرح کرتا ہے اس کو تو ترساں رہنا چاہیئے اور اس بات سے خوش نہ ہونا چاہیئے کہ اللہ مالک ہے چاہے تو معاف کر دے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ میرے پیار کو حاصل کرنا ہے تو میرے بتائے ہوئے طریق اور میرے بتائے ہوئے

صراطِ مستقیم پر چلو

میری اطاعت کرو، میرے رسولؐ کی اتباع کرو، اس کے اسوہ کو اپناؤ، اس کے نقشِ قدم پر چلو، اس سے محبت رکھو، اس اتباع اور محبت کے نتیجہ میں مجھ سے تم محبت کا اظہار کرو گے اور میں تم سے محبت کروں گا۔

قرآن کریم نے متعدد جگہ مختلف طریق پر ہمیں خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ سے بچنے کی تعلیم دی اور اس کی راہیں جو بیان کی ہیں ان آیات میں سے میں نے بعض کا انتخاب کیا ہے۔ جو میں نے ابھی پڑھی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ۔ اس آیت میں اوّل ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ کافروں کے لئے خدا تعالیٰ کے قہر کی آگ بھڑکائی گئی ہے وہ کافر اور منکر جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتے، وہ مخالف ہیں خدا کے دین کے، جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی اتباع نہیں کرتے۔ آپؐ سے پیار کا تعلق نہیں رکھتے، ان کافروں کے لئے ایک آگ تیار کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اس آگ سے اپنا بچاؤ کرو (وَاتَّقُوا) یہ بچاؤ تقویٰ کے ذریعہ سے کرو۔ اور دوسرے یہ کہ خدا کے قہر کی آگ سے بچنے کے سامان خدا کی پناہ میں آکر پیدا کرو۔ تیسرے یہ کہ اس کی راہ کیا ہے؟ وَأَطِيعُوا اللَّهَ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اس کے سب احکام کو ہمہ وقت بجا لانے کے لئے ہر دم تیار رہو یعنی یہ نہیں کہ جس طرح جاہلیت کے زمانہ میں "نسئی" کے طریق پر حرمت والے مہینوں کو آگے پیچھے کر دیتے تھے۔ تو ہماری زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہونا چاہیئے اس معنی میں کہ اس کی جو بے شمار دنیوی نعمتیں ہمارے اوپر نازل ہوتی ہیں۔ ہم ان کو جائز طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور جائز طریقے پر ان کو خرچ کرنے والے ہوں تو اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگ سے بچنے کا ایک ذریعہ

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اس کے سب احکام ہر دم بجا لانے کے لئے تیار رہو اور مجاہدہ اپنے نفس کے ساتھ کرو۔

چوتھے یہ کہ (أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ) کہ اللہ کے رسول کی اطاعت کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ (یونس آیت ۱۶)
میں اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو میرے پر خدا تعالیٰ نے نازل کی۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اس معنی میں کہ تم بھی اس وحی کی اتباع کرو
جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔ دوسرے قرآن کریم نے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے انسانوں کے لئے، رہتی دنیا تک کے لئے اُسوہ
بنا کر ہمارے سامنے رکھا یعنی ہمیں آپؐ کے نقش قدم پر چلنا اور آپؐ کے اُسوہ
کے مطابق زندگی گزارنا خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار کو حاصل کرنا ہے۔

(5) پانچویں بات یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رنگ بننے کی کوشش
کرو۔ اور فرمایا کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے رحم کا سلوک کرے گا اور
اس کی محبت اور اس کے پیار کے تم وارث ہو گے۔

(6) چھٹے یہ کہ اللہ تعالیٰ جو رحم اور پیار کا سلوک کرے گا اس کی دو صورتیں
یا دو شکلیں ان آیات میں بتائی گئی ہیں۔ آگے یہ ذکر ہے "وَسَارِعُوْٓا اِلٰی
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ" اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے رحم کی دو شکلیں بیان
ہوئی ہیں۔ ایک اس کی مغفرت۔ جب وہ اپنی مغفرت سے ڈھانپ لے تو انسان
اس آگ سے محفوظ ہو جاتا ہے جس سے یہاں ڈرایا گیا، جس سے بچنے کی تلقین
کی گئی ہے۔ اور یہ مغفرت

رب کی طرف سے نازل ہونے والی بخشش

ہے جس کے بغیر انسانی اعمال بے ثمر ہیں اور نار جہنم سے بچنا ناممکن ہے۔ اور

(7) ساتویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایک ایسی جنت کی شکل میں انسان کے
سامنے رکھی گئی ہے جس کی قیمت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، عَرْضُهَا
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ۔ اس کی وضاحت کی ضرورت ہے۔ ہر آدمی یہ
بات آسانی سے سمجھ نہیں سکتا۔ چنانچہ سورہ لقمان میں فرمایا کہ:۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (آیت:۲۱)

اور سورہ جاثیہ میں فرمایا:۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
مِّنْهُ۔ (آیت: ۱۴)

اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اس شکل میں بھی آتی ہے (میں
یہ ترتیب ذرا بدل دوں گا آپ کو سمجھانے کے لئے) کہ ایسی جنت ملتی ہے جس
کی قیمت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ یعنی آسمانوں اور زمین میں ہر شے جو
ہے تم اس کی جو بھی قیمت لگاؤ وہ خدا تعالیٰ کی موعودہ جنت کی قیمت ہے
اور وہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں انسان

اسلام کی ہدایت کی روشنی میں

اپنی سب طاقتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لاتا ہے۔ حکم یہ ہے انسان
کو کہ جو تمہیں میں نے طاقتیں، قوتیں، صلاحیتیں اور استعدادیں دی ہیں وہ ساری
میرے حضور پیش کر دو۔ میرے حکم کے مطابق، میری بتائی ہوئی تعلیم کے
مطابق، میری رضا کے حصول کے لئے، میرے پیار کو پانے کے لئے تم ان کو
خرچ کرو۔ تو "آسمانوں اور زمین کی ہر شے" کے فقرہ میں نوع انسان کی وہ
طاقتیں بھی شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیں۔ اور یہ استعدادیں،
یہ طاقتیں اتنی عظیم ہیں کہ دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے، نہ آسمانوں میں اور
نہ زمین میں، کہ جن سے انسان خدمت نہ لے رہا ہو یا خدمت نہ لے سکتا ہو۔
اور بعض جگہ بعض چیزیں پوشیدہ ہیں۔ ابھی تک ہمارے علم میں نہیں۔ انسان
کو یہ طاقت دی کہ دنیا کی ہر شے سے خدمت لے سکتا ہے، اپنی بھلائی اور
خوشحالی کے سامان پیدا کر سکتا ہے اس دنیا کی خوشحالی کے بھی اور
مرنے کے بعد کی زندگی اخروی زندگی کی خوشحالی کے بھی۔ کیونکہ فرمایا کہ جو
اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ اخروی زندگی میں بھی اندھا ہوگا۔ تو وہاں دیکھنے
کی آنکھ یہاں حاصل کرنی پڑتی ہے۔ ان سامانوں کو استعمال کر کے، قوتوں
اور استعدادوں کی صحیح اور کامل نشوونما کر کے وہاں کے سامانوں سے
استفادہ کرنے اور لذت حاصل کرنے کی طاقتیں اور احساسات حاصل کرنے
پڑتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں انسان اپنی سب طاقتوں اور
استعدادوں کو بروئے کار لاتا اور

آسمانوں اور زمین کی ہر شے

سے خدمت لینا اور اسے خرچ کرتا ہے۔ انسان جب اپنی ساری کی ساری طاقتیں
اور آسمانوں اور زمین کی ہر شے خرچ کر کے جنت کا سودا کرتا ہے تو جنت کی
یہی قیمت ہوئی۔ یہ مراد ہے
"عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" سے۔

(8) آٹھویں یہ کہ اس جنت کی اتنی بڑی قیمت ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ نے
بہت طاقتیں دیں اور زمین و آسمان کو تمہاری خدمت پہ بھی لگا دیا اور
تمہیں یہ طاقت دی کہ تم ان سے خدمت لے سکو۔ اور یہ جنت جس کی اتنی بڑی
قیمت ہے تقویٰ کی راہوں پر عمل کرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(9) نویں خلاصہ یہ کہ جس جنت کے حصول پر تمہاری ساری ہی قوتیں،
تمہاری ساری ہی استعدادیں، تمہاری صلاحیتیں ایک طرف اور آسمانوں اور زمین سے تعلق
رکھنے والی ہر شے اور ظاہری اور باطنی اور آسمانی اور زمینی ہر نعمت باری
دوسری طرف خرچ ہوئی ہے اس عظیم جنت کے پانے کے لئے آگے بڑھو
(سَارِعُوْٓا)۔ اور یہ ہے وہ عظیم جنت جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے
اور جسے متقی مغفرت باری کے حصول کے بعد حاصل کریں گے اور پھر متقیوں
کے کچھ بنیادی صفات بیان کئے گئے ہیں۔

(10) دسویں ان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ فراخی اور خوشحالی کی حالت
Digitized by Khilafat Library Rabwah
میں

خدا کی راہ میں

خرچ کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ مال دیتا ہے تو یہ منعم علیہ جنات کا،
علیحدہ رہنے والوں کا، عوام سے بے تعلقی اختیار کرنے والوں کا، ان کے مسائل
سے بے توجہی برتنے والوں کا گروہ نہیں بن جاتے بلکہ جس وقت فراخی ہوتی
ہے اور خوشحالی ان کے نصیب میں ہوتی ہے تو تکبر کی راہوں کو وہ اختیار نہیں
کرتے بلکہ تکبر سے بچتے اور مستحقین سے غفلت نہیں برتتے بلکہ جو حق دار
ہیں، جو مستحق ہیں، جن کے حقوق اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں، جن سے اخوت
کا رشتہ باندھا گیا ہے ان کے تمام حقوق خدا تعالیٰ کی منشاء اور رضا کے
مطابق وہ ادا کرنے والے ہیں۔

(11) گیارھویں فرمایا کہ ہمیشہ فراخی اور خوشحالی کی حالت ہر انسان کے لئے
تو نہیں رہتی، تنگی بھی ہے تکلیفوں کا زمانہ بھی ہے۔ قحط کے آثار بھی

ظاہر ہو جاتے ہیں، اور قحط کے آثار میں بھی طبقات۔ طبقات میں فرق پڑ جاتا ہے، غریب کے لئے زیادہ مشکلیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ امیر کے لئے نسبتاً کم مشکلیں، تو فرمایا کہ وہ تکلیفوں اور تنگی کی حالت میں اور قحط کے دنوں میں سخاوت سے تنگ دل نہیں ہو جاتے وہ اپنے مقدور کے مطابق سخاوت کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے ذریعہ وہ اپنے پیدا کرنے والے ربِ کریم کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس موعودہ جنت کا یہاں ذکر ہے اس کے حق دار بننے کے لئے وہ ایک جہاد کر رہے ہوتے ہیں۔

(12) بارھویں یہاں یہ بات بتائی کہ یہ متقی وہ ہیں جو غصہ پی جاتے ہیں۔ غصہ ایک جذباتی کیفیت ہے، غصہ انسان کو پاگل کر دیتا ہے، غصہ اور عقلِ سلیم ایک جا اکٹھے نہیں ہو سکتے، غصہ کرنے والے ہمیشہ بے وقوفی کی باتیں کرتے اور احمقانہ اعمال بجا لاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا مومن غصہ نہیں کرتا۔

متقی غصہ پی جاتا ہے۔

اس کے سب کام خدا کی رضا اور اس کی مخلوق کی بہبود کے لئے ہوتے ہیں۔ وہ غصے میں آ کر لوگوں کے اوپر ظلم کے لئے تیار نہیں ہو جاتا۔

(13) پھر تیرھویں یہ بتایا کہ متقی وہ ہیں جو یاوہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملہ کو معاف کر دیتے ہیں بیہودگی کا بیہودگی سے جواب نہیں دیتے، بڑا وقار ہے متقی میں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ بات یاد رکھو کہ "قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ نخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ محل اور موقع گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقع بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ...)

(14) چودھویں بات ان آیات میں (اگلی آیت شروع ہو گئی ہے) یہ بتائی کہ ان متقیوں کے لئے یہ جنتیں بنائی گئی ہیں کہ جب وہ کسی بشری کمزوری کے نتیجہ میں بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کریں یعنی "غلطی" بشری کمزوری ہے ہو ہی جاتی ہے لیکن اس کمزوری پر اصرار نہ کریں بلکہ جب گناہ سرزد ہو تو وہ فوراً توبہ کریں۔ اگر بے حیائی کا، فحش کا کوئی فعل ان سے سرزد ہو جائے، ماہ رمضان میں کوچہ بازار میں لڑ پڑیں کسی سے، یا اپنے نفسوں کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت برتیں یا دوسروں کے حقوق تلف کر کے اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسی وقت توبہ کریں اور خدا سے کہیں کہ اے خدا! میں نے غلطی کی۔ میں کمزور انسان ہوں، تو مالک ہے مجھے سزا بھی دے سکتا ہے لیکن تو

بڑا پیار کرنے والا ہے

اور معاف کرنے والا بھی ہے، میری استدعا ہے کہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے جو میری غلطی اور گناہ ہے اس کے بداثرات سے، اپنے قہر کے جہنم سے، عذاب سے مجھے بچا لے، مغفرت کی چادر کے اندر مجھے ڈھانک لے۔

(15) اور پھر پندرھویں بتایا کہ بے حیائی کا کام کرنے اور جانوں پر ظلم کرنے کے بعد اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔ جو حالت اصرار کی ہے وہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک گناہ کرنا، پھر اسی کو دوبارہ کرنا، پھر اسی کو دوبارہ کرنا۔

اور دلیر ہو جانا، اگر کوئی توجہ بھی دلائے تو اس کے سامنے اکڑ جانا کہ تو بڑا متقی بنا ہوا ہے مجھے سمجھاتا ہے۔ سمجھانے والوں کو بھی چاہیئے کہ علیحدگی میں سمجھائیں جہاں شیطان کے وار کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ پس اس میں یہ بتایا کہ متقی وہ ہیں جو اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔ بے حیائی ہو جاتی ہے، بشری کمزوری ہے۔ اپنی جانوں پر ظلم ہو جاتا ہے کمزور ہے انسان، لیکن فوراً سنبھلتا ہے، فوراً سنبھلتا ہے اپنی طاقت کی طرف رجوع نہیں کرتا، اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف رجوع کرتا ہے اور خدا کو کہتا ہے کہ اے خدا تو بخش سکتا ہے، تو مجھے بخش دے، تو مغفرت کی چادر کے نیچے مجھے ڈھانپ سکتا ہے تو مجھے ڈھانپ لے، تجھ میں یہ طاقت ہے مجھ میں نہیں کہ میرے

گناہ کے بداثرات

جو ہیں ان سے میں محفوظ رہوں۔ اے خدا! تو مجھے میری بداعمالیوں، میرے گناہوں کے بداثرات سے محفوظ رکھ۔ تو ان کا خدا انہیں بخش دے گا۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا چونکہ بخش دے گا اس واسطے جو مرضی کرتے جاؤ۔ خدا مالک ہے، وہ بخشتا بھی ہے۔ مالک کی حیثیت سے اور مالک کی حیثیت سے وہ سزا بھی دیتا ہے خدا مالک ہے چاہے سزا دے چاہے گناہ بخش دے۔ اس واسطے انسان کو گناہ پر دلیر نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن انسان سے انسانی کمزوری، بشری کمزوری کے نتیجہ میں چھوٹی بڑی غفلتیں، گناہ، کوتاہیاں اور قصور ہو جاتے ہیں۔ انسان انسان میں فرق ہے۔ اس وقت انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور اسی سے معافی مانگے اور بخشش طلب کرے اور اس کے پیار کو حاصل کرے۔ اس کے دامن کو پکڑ لے اور کہے کہ ہاتھ تو گندے ہیں، اے میرے خدا! پر تیرے دامن کی پاکیزگی کو میرے گندے ہاتھ ناپاک نہیں کر سکتے۔ تیری پاکیزگی میرے ہاتھوں کو پاکیزہ بنا سکتی ہے۔ مجھے پاک بنا دے۔

(16) سولھویں یہ بتایا کہ یہ متقی وہ لوگ ہیں جو اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کرنے والے، اپنی تمام طاقتوں کو خدا کے لئے پرورش کرنے والے اور خرچ کرنے والے، اور زمین و آسمان کی نعمتوں کو پھر اُس کے حضور پیش کر دینے والے، اور اس کی تعلیم کے مطابق اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق

اپنی زندگی گذارنے والے ہیں۔ ان متقیوں کی جزاء ان کے ربّ کی طرف سے نازل ہونے والی مغفرت ہے۔ اور چار باتیں یہاں بیان ہوئی ہیں۔

(ا) اُن کے رب کی طرف سے نازل ہونے والی مغفرت ایسے متقیوں کی جزاء ہے۔ مغفرت کے معنیٰ ہیں گناہ کو ڈھانپ لینا، گناہ کو معاف کر دینا، گناہ کی اصلاح کر دینا، آئندہ کے لئے گناہ کے دروازے کو بند کر دینا اور عذاب سے محفوظ کر لینا، حفاظت کرنا۔

عذاب جو ہے، عقلاً زمانہ کے لحاظ سے عذاب کے دو زمانے ہیں۔ انسانی زندگی میں عذاب کے دو زمانے ہیں۔ ایک جنت میں جانے سے پہلے کا زمانہ (عقلاً میں نے کہا ہے) اور ایک جنت میں جانے کے بعد کا زمانہ۔ ابھی میں اس کو کھول کے بیان کر دوں گا آپ کے سامنے۔ جنت میں جانے سے پہلے کا زمانہ تو صاف ہے۔ مثلاً جہنم جو ہے حدیث میں آتا ہے کہ وہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاحی ادارہ ہے۔ اور اس میں قہر کے سخت جلوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے ایک سیکنڈ کا بھی خدا تعالیٰ کے قہر کا عذاب انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ برداشت کرے، لیکن جن کو بھیجا جائے گا جہنم میں ان کو ہمیشہ کے لئے نہیں بھیجا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت جہنم پہ ایسا آئے گا کہ اس کے دروازے کھُلے ہوں گے۔ تمثیلی زبان میں ہمیں سمجھانے کے لئے بات کی گئی کہ وہاں پہریدار ہیں، دروازے ہیں، قفل لگے ہوئے ہیں کہ کوئی باہر نہ چلا جائے، لیکن ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دروازے کھُلے ہوں گے اور ہوا سے دروازے ہل رہے ہوں گے۔ کیونکہ اندر کوئی ہوگا ہی نہیں، سب نکل چکے ہوں گے۔ جنت میں چلے جائیں گے اپنی سزا بھگت کے اپنی اصلاح کے بعد، کوئی تھوڑے زمانہ کے بعد، کوئی لمبے زمانہ کے بعد۔ لیکن اس سے بھی کسی کے دماغ میں دلیری پیدا نہ ہو کیونکہ

ایک کروڑ سال کے بعد

وہ جہنم سے نکل کے جنت میں گیا تو بے پرواہی کا کیا فائدہ جہنم تو وہ ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی انسان برداشت نہیں کر سکتا یہ سوچنا کہ خدا تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالے۔ اس کی تو یہی خواہش، یہی دعا، یہی کوشش اور اسلام پہ عمل کرنے کا یہی مقصود ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار ملے اور اُن لوگوں میں شامل ہو جن کے متعلق قرآن کریم میں آیا ہے کہ ان کو جہنم میں جلنے والی آگ کی آواز بھی نہیں پہنچے گی، اتنے محفوظ ہوں گے وہ جہنم کی ایذاء سے۔ یہ تو ہے جنت میں جانے سے پہلے کا عذاب۔ پھر معافی مل گئی، پھر ایک گروہ نکل گیا، پھر دوسرا نکل گیا، یہاں تک کہ سارے نکل گئے۔

جنت میں جانے کے بعد کا عذاب عملاً ایسا نہیں ہوگا لیکن عقل ہمیں یہ کہتی ہے کہ اگر جنت کے قیام کے زمانے کا انحصار صرف انسان کی اپنی کوشش پر ہو کہ جتنی کسی انسان نے کوشش کی، اعمالِ صالحہ بجا لایا، اپنے نفس کو قابو میں رکھ کر خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کی، اپنی سی کوشش کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم رنگ بنا، سب کچھ کیا لیکن محدود زندگی ہیں، بڑی محدود زندگی ہیں، بیس سال تیس سال پچاس سال ستّر سال اسّی سال کتنے سال کوئی زندگی ہے۔ اس محدود زندگی میں جتنے بھی کوئی زیادہ عمل کر لے، ابدی جنت کا وہ

اپنے اعمال کے نتیجے میں

وارث نہیں بنتا۔ اسی وجہ سے بعض مذاہب نے یہ کر دیا کہ اپنی کوششوں کے نتیجے میں جس جنت کا وہ مستحق بنا۔ جب وہ زمانہ استحقاق کا ختم ہوگا تو وہ پھر نئی جُون میں آجائے گا اور عمل کرے گا نئے اور پھر وہ ایک نیا دَور شروع ہو جائے گا۔ پھر اس کے بعد وہ جہنم میں جائے گا یا جنت میں جائے گا یا جو بھی ہوگا۔ ان کے دماغ نے یہ سمجھا ہی نہیں کہ ابدی جنت کے لئے محض انسانی کوشش کافی نہیں۔ تو یہ جو کہا گیا کہ عذاب سے بچا، مغفرت کے معنے ہیں، جب ہم کہتے ہیں کہ اے خدا ہم سے مغفرت کا سلوک کر، مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے، اصلاح کر دے ہماری، ایک تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں ذرا بھی سزا نہ ملے یعنی جنت میں جانے سے پہلے جہنم میں ہم ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہ جائیں، یہ ہے عذاب سے بچنا۔ اور دوسرا عذاب سے بچنا یہ ہے کہ جب جنت میں چلے جائیں اور ہماری عقل کے مطابق جو ہمارا استحقاق ہے کہ اتنا عرصہ ہم رہیں جنت میں مثلاً اگر ایک نیکی کی ایک ہو جزاء تو ستّر سالہ نیکیوں کا استحقاق بنتا ہے ستّر سالہ جنتی زندگی۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ دس گنا تمہیں دے دوں گا تو سات سَو سال بن گئے۔ یا اس سے بھی زیادہ اگر وہ چاہے۔ عذاب سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا تیری مغفرت جب تک شامل نہ ہو یعنی تیرا یہ فیصلہ نہ ہو کہ مجھے تُو نے کبھی بھی جہنم کا مزہ نہیں چکھانا اور اس لئے باوجود میری کوشش کے اور استحقاق کے نہ ہونے کے تُو مجھے ابدی جنت میں بھیج دے۔ میں اپنے اعمال کے زور پر جنت کا وارث نہیں بن سکتا۔ اور عذاب سے بھی تیرا فضل بچاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اعمال کے نتیجہ میں جنت میں نہیں جا سکتا۔ آپؐ کا مطلب یہی تھا کہ ابدی جنت میں ہمیشہ رہنے والی جنت میں کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے نہیں جا سکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپؐ بھی؟ آپؐ نے فرمایا میں بھی خدا کے فضل کے بغیر ابدی جنت میں نہیں جا سکتا۔ یہ تو عقلی موٹا اربعہ لگا لیں آپ۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنتیوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے بلند مقام رکھنے والے

اور اس دُنیا میں خدا کی نگاہ میں سب سے ارفع مقام رکھنے والے انسان ہیں۔ آپؐ کہتے ہیں کہ خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو ابدی جنت مجھے نہیں مل سکتی۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر انداز نہیں کیا میرے اور تمہارے جیسا انسان کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔

تو یہاں اس آیت میں بتایا کہ متقیوں کیلئے یہ مغفرت ہے کہ عذاب سے حفاظت۔ خدا کہتا ہے نہ تمہیں جنت میں جانے سے پہلے میرا عذاب پہنچے گا نہ جنت میں جانے کے بعد میرا عذاب پہنچے گا۔ اس واسطے بہت سارے مذاہب کا بطلان یہاں ہو گیا کیونکہ مغفرت انکا جواب ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی قوتِ مغفرت اسکی صفتِ غفور جو ہے وہ ضامن ہے کہ انسان جنت میں جائے تو پھر باہر نہ نکلے

(ب) اور یہاں یہ بھی بتایا کہ وہ ایسے باغات ہیں جو ہمیشہ سرسبز رہنے والے اور ہمیشہ ہر آن ثمر آور رہنے والے ہیں۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ، اس کی تھوڑی سی تفسیر ایک وقت میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور باغات بھی ہمیشہ سرسبز اور ثمر آور یعنی اس کی افادیت پوری کی پوری ہمیشہ رہنے والی ہے خدا کے حکم اور اس کے فضل کے ساتھ (ج) اور انسان کی جنتی زندگی بھی ابدی ہے وہ اس میں بستے چلے جائیں گے (د) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو متقی میرے احکام پر عمل کر کے میرے بتائے ہوئے طریقے پر اعمالِ صالحہ بجا لائیں گے انکے ہیں (دوسری جگہ آتا ہے کہ میں اُن کے)

اعمال کا پورا پورا بدلہ

بھی دونگا اور پھر اور بھی دونگا، فضل دونگا، مغفرت خدا کے فضل کو کھینچنے والی ہے جذب کرنیوالی ہے

ستر ھویں اس سے ہمیں پتہ لگا کہ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ میں وَاتَّقُوْا کے کیا معنی ہیں۔ یہ ساری تفصیل جو آئی ہے یہ وَاتَّقُوْا کی وضاحت کر رہی ہے اور اس کو بیان کر رہی ہے۔

ان ساری تفاصیل کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ تُم اپنے ربِ کریم کا دامن پکڑو تو کبھی چھوڑو نہ، وفا کا تعلق پیدا کرو تو بے وفائی کبھی نہ کرو، ثباتِ قدم رکھو۔ اور کامل توکل اس پہ رکھو۔ کامل بھروسہ اس پہ رکھو۔ اس کو سب طاقتوں کا مالک بھی سمجھو اور انتہائی طور پر پیار کرنے والا، پوری جزاء دینے والا بھی سمجھو، مغفرت میں ڈھانپ لینے والا اپنے

فضل سے، تھوڑے سے کئے پر ابدی جنت کا مستحق بنا دینے والا یقین کرو۔ بڑا ہی فضل کرتا ہے۔ وہ مالک ہے، قادر ہے جو چاہے کرے۔

فرمایا اور سست مت ہو۔ اس دنیا میں جو خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں انکے اوپر تو اس دنیا کے حالات پیدا ہوتے ہیں تا جب خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو گیا ایک دفعہ تو سست مت ہو۔ جس کا مطلب ہے کہ اگر مخالف مقابلے پہ اُتر آئے تو مقابلہ سے ہمت مت ہارو، سست مت ہو مقابلہ سے، ہمت مت ہارو اور غم مت کرو اور کچھ اندیشہ مت کرو۔ کچھ اندیشہ دل میں نہ لاؤ۔ انجام کار غلبہ اس دنیا میں بھی تمہی کو ہوگا۔ مگر شرط یہی ہے کہ جو تمہیں کہا گیا ہے کہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنی حفاظت کرو، خدا تعالیٰ کے تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو۔ اور اگر تم ایمان پر قائم رہو گے اور

حقیقی اور واقعی مومن

رہو گے تو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں۔ آخر اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہر شعبہ زندگی میں فوقیت تمہیں حاصل رہے گی۔ اگر خدا تعالیٰ سے تمہارا تعلق پختہ اور حقیقی اور وفا اور ثباتِ قدم کا ہے اور اگر تم نے اُس دامن کو پیار اور محبت اور ایثار سے پکڑا اور ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تو ہر شعبۂ زندگی میں فوقیت تمہیں حاصل رہے گی۔

اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے کہ اس کے بغیر ہم اپنی ذمہ داری نہیں نباہ سکتے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کیا جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت کو ہر دل کے اندر قائم کیا جائے اور خدا تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا ہر سینہ میں گاڑ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

پیارے اسلام کی پیاری باتیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی بچوں کی دینی تعلیم کے لئے سادہ اور آسان زبان میں بارہ اسباق پر مشتمل "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید، ارکانِ اسلام اور ارکانِ ایمان، نماز، چھوٹی چھوٹی احادیث اور دعائیں، زبانی یاد کرنے کے لئے اشعار اور بعض فقرات شائع کئے گئے ہیں۔

بچوں کو یہ کتاب خرید کر استفادہ کرنا چاہیئے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور کامیاب علاج کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی اینڈ سنز آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۲

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد ادارہ
الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ ایچ۔ ایم۔ ایف اور نسپاک (NESPAK)
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)
پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

قدیمی ـــــ اولین ـــــ شہرۂ آفاق
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر قسم کے مفید مشورہ کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں!
مینیجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

قائدین مجالس! سالانہ اجتماع میں خدام و اطفال کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی کیلئے ابھی سے بھرپور کوشش شروع فرما دیں۔ (معتمد مرکزیہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء مطابق ۵ ذیقعد ۱۳۹۹ھ بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی میں میری بیٹی عزیزہ نجمہ آفتاب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیزہ کا نکاح عزیزم عبدالحفیظ خان صاحب ابن محترم مولوی عبدالحی صاحب کے ہمراہ مبلغ اکیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے ایک مختصر خطبہ پڑھا جس میں رشتہ ناطہ کے متعلق اسلامی تعلیم اور تقویٰ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائی۔ اب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(آفتاب احمد بسمل گلشن اقبال کراچی)

TPG 1095/891
زیر 5-6-79
ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

خصوصیات:
• جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام • تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال،
• سرسبز و شاداب علاقہ • تفریح کے لئے پارک • وسیع و عریض شاپنگ مرکز،
• بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام • مسجد، مہذب ماحول،
• کشادہ سڑکیں • بیرونِ ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ۔

محلِ وقوع:
یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۱/۲ ۲ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ:
جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرز رہائش کے معیار کے مطابق۔

بینک:
مسلم کمرشل بنک، وحدت روڈ، لاہور۔
الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ
مزنگ چونگی لاہور۔

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔

اوقاتِ رابطہ:
صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر۔ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات۔
فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔
دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اٹلس انٹرنیشنل
فیض روڈ، متصل وحدت روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھا کر اور اس میں اشتہار بھجوا کر ادارہ سے تعاون کیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار۔ ربوہ
کو یاد رکھیں

نعتِ مرکّب کے دو شعر

محمدؐ محرمِ رمزِ الست است
محمدؐ واقفِ قولِ بلیٰ ہے
محمدؐ باعثِ سوزِ دروں بھی
محمدؐ درد و دل کی بھی دوا ہے

نعت گو شاعر ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر کے قلم سے
فی کاپی -/۲ سینکڑہ -/۱۲۵
مینیجر کیور ریٹو میڈیسن ربوہ

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان رحمہ اللہ کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوان محمود) ربوہ میں ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو
مطب فرمایا کریں گے
ربوہ اور اس کے قرب و جوار کے مریض ان دو دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں
جمعرات: تین بجے بعد دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ: صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک
(مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

کراچی میں جائیداد
کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے
لینڈ مارکس
۱۰۳۔ سی، ڈیفنس سوسائٹی، کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴
فون: ۵۴۰۸۶۶۔۵۴۰۸۳۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انار کیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵